ٹیلیفون نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۲

روزنامہ

# الفضل

خطبہ نمبر ۳

قادیان

یوم دوشنبہ

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل سے حضور کو درد نقرس شروع ہو گیا ہے۔ رات پھر زیادہ تکلیف رہی۔ صبح کے وقت قدرے افاقہ ہو گیا۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کل ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

آج دوپہر جامعہ احمدیہ میں جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "مسیح صلیب پر سے زندہ اترے" کے موضوع پر نہائت عالمانہ تقریر کی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔

جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری لیکچرار جامعہ احمدیہ کے ہاں کل رات لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔
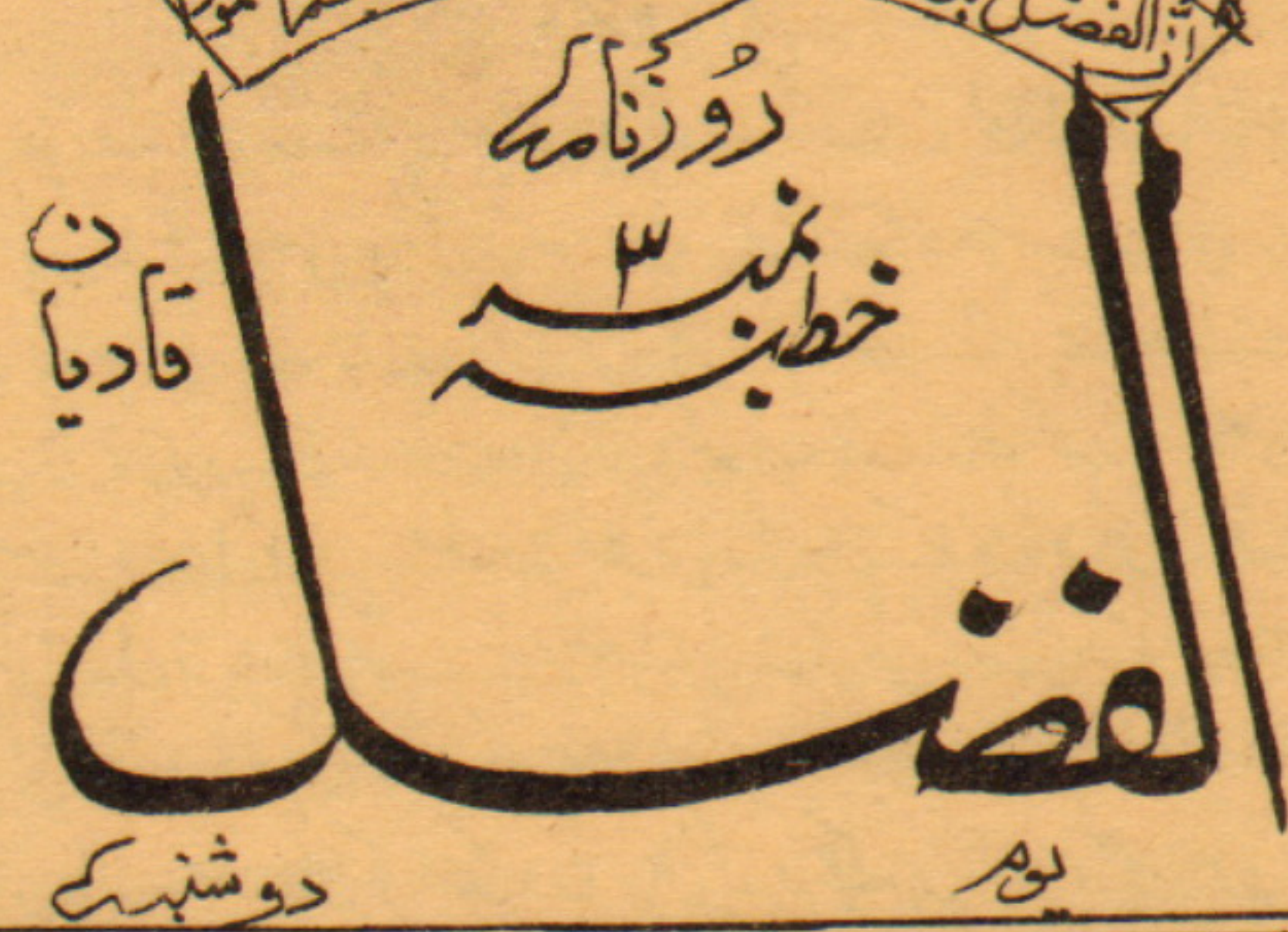


جلد ۳۵ | ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۱۰ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۳ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۸

# خطبہ جمعہ

# وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری ۱۹۴۷ء ہے

## جماعتوں کو فہرستیں مکمل کر کے جلدی ارسال کرنی چاہئیں

### یہ امتحان کا وقت ہے، ہر منٹ ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۷ء

(مرتبہ:- مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

تحریک جدید کے اس حصہ کے مخاطبین کے متعلق جو پنجاب میں یا سرحد میں یوپی یا بہار میں رہتے ہیں۔

### وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ فروری

ہے۔ دس فروری کے لکھے ہوئے وعدے قبول کئے جائیں گے۔ اس کے بعد کے وعدے قبول نہیں کئے جائینگے۔ اس کے بعد ان علاقوں کے دور اول میں حصہ لینے والوں کے وعدے نہیں لئے جائینگے۔ چونکہ دیہات میں ہفتہ میں ایک دو دفعہ ڈاک نکلتی ہے۔ اس لئے ۱۰ فروری کے لکھے ہوئے وعدے پندرہ سولہ فروری تک پہنچتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد ان علاقوں کے لئے اس سال کے وعدوں کا دروازہ بند ہو جائیگا۔ اس وقت وعدوں کی جو رفتار ہے وہ ایسی نہیں۔ کہ اسکو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکے۔ کہ اس سال احباب نے تندہی اور محنت سے کام کیا ہے۔ جب میں نے شروع شروع میں

### نئے سال کا اعلان

کیا۔ تو پندرہ بیس دن تک تو بڑے جوش کے ساتھ وعدے موصول ہوتے رہے۔ اور جہاں تک ان دوستوں سے ہو سکتا تھا۔ انہوں نے پچھلے سال کی نسبت اس سال کے وعدوں میں زیادتیاں بھی کی تھیں۔ گو اب بھی بعض دوست اپنے چندوں میں زیادتیاں کر رہے ہیں۔ اور بعض تو غیر معمولی طور پر اپنے چندہ کو بڑھا رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جماعت نے تن دہی اور محنت سے کام کیا ہے۔ کیونکہ اب تو

### وعدوں کی فہرستیں

بہت آہستہ آہستہ آ رہی ہیں۔ اور ان میں کوئی خاص نمایاں زیادتی نظر نہیں آتی۔ میں نے جماعت کو بارہا اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ہماری قربانیاں کسی ایک وقت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتیں۔ اور جس قسم کی فوری قربانیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

پرائیوٹ احمد صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

صحابہ کو کرنی پڑی تھیں۔ اس قسم کی قربانیاں ہم کو نہیں کرنی پڑیں۔ اور جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کو تھوڑا عرصہ قربانیاں کرنے کے بعد غلبہ حاصل ہو گیا تھا۔ اس طرح ہمارے لئے تھوڑا عرصہ مقدر نہیں۔ صحابہؓ پر

## قربانیوں کا بے انتہاء بوجھ

یکدم ڈالا گیا۔ اور ان کو تھوڑے سے عرصہ میں بے انتہا کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے یہ مقدر کیا ہے کہ ہماری ترقی صحابہؓ کی نسبت دیر سے ہو۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے قربانیوں کا عرصہ بھی لمبا کر دیا گیا ہے۔ تا کہ ہماری قربانیاں صحابہؓ کی قربانیوں کے مشابہ ہو جائیں اور

## ہمارا انعام اور جزا

ان کے انعام اور جزاء کے مشابہ ہو جائے۔ جو کام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو بیس۲۰ سال یا یوں کہو کہ بتیس۳۲ سال (کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی بارہ سال تک مسلمانوں کو مشکلات کا سامنا رہا) میں کرنا پڑا اس کے متعلق اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہماری جماعت اس کو کتنے وقت میں کر سکے گی۔ مگر یہ تو ظاہر ہے کہ اس وقت تک سلسلہ کے اعلان کو

## اٹھاون سال

ہو گئے ہیں۔ اٹھاون سال کے عرصہ میں ابھی ہمارے کام کا خاتمہ پر پہنچنا تو درکنار ابھی تو وہ ابتدائی مراحل میں نظر آتا ہے۔ اور ابھی تک سلسلہ کی ترقی ایسی نہیں کہ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکیں کہ بقیہ حصہ کام کا

## پانچ۔ سات یا دس سال

میں ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بہت زیادہ عرصہ ہمیں اپنی قربانیوں کو جاری رکھنا ہو گا۔ اس معاملہ میں اسلام کی مثال بنی اسرائیل کی سی ہے۔ اور ہم ان کے نقش بنقش چل رہے ہیں۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل کو بہت تھوڑے عرصہ میں فتح و کامرانی حاصل ہو گئی۔ لیکن حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے زمانہ میں عیسائیوں کو ایک لمبے عرصہ تک قربانیاں کرنی پڑیں۔ اور

## قریباً تین سو سال

کی قربانیوں کے بعد انہوں نے کامیابی و کامرانی کا منہ دیکھا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جلد کامیابی ہو گئی۔ اور ہماری کامیابی میں دیر لگے گی۔ ہاں چونکہ مسیح ناصری (علیہ السلام) سے مسیح محمدی (علیہ السلام) افضل ہے۔ اس لئے اتنا لمبا عرصہ تو نہیں ہو سکتا۔ جتنا کہ عیسائیوں کے لئے مقدر تھا۔ اس سے تو بہر حال کم ہی ہو گا۔ یہ استدلال اس امر سے بھی ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے مثیل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کا زمانہ حضرت موسیٰؑ سے کم تھا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم کو ساٹھ اور ستر سال کے درمیان قربانیاں کرنی پڑیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کو تیئیس۲۳ سال قربانیاں کرنی پڑیں۔ گویا

## نصف سے بھی کچھ کم عرصہ

بنا ہے۔ اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم کی قربانیوں کا زمانہ چونکہ دو سو اسی۲۸۰ سال کا تھا۔ اس لحاظ سے ہمارے لئے ایک سو بیس۱۲۰ سال کا زمانہ ہوتا ہے۔ جس میں سے ستاون سال گذر چکے ہیں۔ اور تریسٹھ سال باقی ہیں۔ اور اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ یہ زمانہ یوں بھی سُرعت کا ہے۔ اور اس میں دنیوی کام بہت سرعت کے ساتھ ہو رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں ایک سو بیس۱۲۰ سال سے کبھی کچھ پہلے

## فتح و کامرانی

حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اس لحاظ سے کتنا عرصہ پہلے ہمیں غلبہ اور ترقی حاصل ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کام ستر۔ اسی یا نوے سال میں ہی ہو جائے۔ اور اسی عرصہ میں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے احمدیت کو دنیا میں قائم کر دے۔ بہر حال قربانیوں کے اتنے کم سال بھی نہیں ہو سکتے جتنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تھے۔ صحابہؓ نے کل بتیس۳۲ سال قربانیاں کیں۔ اور بتیس۳۲ سال میں اسلام کو وہ شان و شوکت حاصل ہو گئی تھی کہ دنیا کی تمام حکومتیں اس کے خلاف آواز اٹھانے سے ڈرتی تھیں۔ لیکن ہمارے اعلان کو اٹھاون سال گذر چکے ہیں۔ اور ابھی ہمیں

## صحابہؓ کے مقابلہ میں

کچھ بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مختلف ممالک میں احمدیت کا بیج بو دیا ہے۔ کچھ یہاں بویا ہے کچھ وہاں بویا ہے اور اس بیج کا چھینٹا دنیا کے تمام ممالک میں دے دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس بیج کو دنیا بھر میں لگانا چاہتا ہے اور اسے بڑھانا چاہتا ہے اور دنیا کی ضروریات کو اس سے پورا کرنا چاہتا ہے۔ باقی یہ کہ یہ کام کتنے عرصہ میں ہو گا۔ اس کا پورا علم تو اللہ تعالےٰ کے پاس ہی ہے۔ مگر اس کامیابی اور کامرانی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ

## وہ آخری لڑائی

کب ہو گی۔ لیکن ہم اپنی اس لڑائی کے متعلق جو کہ دلائل اور بینات کی لڑائی ہے یہ بات یقینی طور پر جانتے ہیں کہ اس کا انجام ہمارے حق میں ہو گا۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے ہم جتنا جتنا کامیابی کے قریب ہوتے جا رہے ہیں اتنا ہی قربانیوں کا زیادہ بوجھل جوأ اپنی گردن میں ڈالتے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم نہایت ہی اہم دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ ایک دو سال میں جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اس لئے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ پورے طور پر تیاری کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کر کے اپنے اخلاص اور نیکی کا نمونہ قائم کریں۔ جو لوگ اس موقعہ پر سستی اور غفلت سے کام لیں گے وہ گر جائیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے دروازے سے دھتکار دیئے جائیں گے۔ یہ بہت خوف کا مقام ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ تیز تیز قدم اٹھائے اور اپنے دوسرے ساتھیوں سے منزل پر پہلے پہنچنے کی کوشش کرے۔ دو سال ہوئے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک الہام کے ذریعہ بتایا تھا کہ جزا کا دن تو قریب آ چکا ہے۔ لیکن جماعت ابھی منزل سے دور ہے۔ وہ الہام یہ تھا۔

## روز جزا قریب ہے اور راہ بعید ہے

اللہ تعالےٰ نے اس میں بتایا ہے کہ ہم تو انعام دینے کو تیار ہیں۔ لیکن جماعت کو چاہیئے کہ وہ انعام حاصل کرنے کے مقام پر پہنچ جائے۔ تا کہ جب ہمارے انعام کا وقت آئے تو وہ پہلے سے اس مقام پر کھڑے ہوں۔ یہ نہ ہو کہ ہم انعام دینے کے لئے آئیں اور وہ منزل سے دور ہوں۔ یہ حالت بہت خطرناک ہے اور اللہ تعالیٰ وہ دن نہ لائے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

## انعام تقسیم کرنے کا اعلان

ہو جائے۔ اور ہم ابھی منزل پر ہی نہ پہنچے ہوں۔ مثلاً کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ میں فلاں وقت گاؤں سے ایک میل پر گھوڑا یا بیل یا گائے چھوڑ جاؤں گا۔ تم وقت پر پہنچ کر وہ لے لینا۔ دینے والا شخص اپنے وعدہ کے مطابق اگر گھوڑا یا بیل یا گائے چھوڑ جائے

لیکن لینے والا وقت پر نہ پہنچے۔ تو یقینی بات ہے کہ اسے چور لے جائیگا۔ دینے والا تو دے گیا۔ لیکن لینے والے نے اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے اسے ضائع کر دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس الہام میں بتایا ہے۔ کہ میں تمہیں انعام تو دینا چاہتا ہوں۔ لیکن ابھی تمہاری راہ بعید ہے۔ اور تم ابھی

### اس مقام سے دُور ہو

جہاں میں نے انعام رکھنا ہے۔ اگر تم وقت پر نہ پہنچے۔ تو کوئی دوسرا اٹھا کر لے جائیگا۔ اب انعام حاصل کرنا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ انتہائی کوشش کے ساتھ دوڑ کر اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ پس میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اور ابھی بہت سے وعدے باقی ہیں۔ جماعتوں کو کوشش کر کے فہرستیں جلدی جلدی مکمل کرنی چاہئیں۔ اور وقت سے پہلے بھجوانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ

### آئندہ سال کا بجٹ

تیار ہو سکے۔ اور کارکن اندازہ لگانے میں غلطی نہ کھائیں۔ اندازہ کے غلط ہو جانے سے بجٹ میں بہت سی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور آئندہ کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ نہ صرف ہم ہی تبلیغ کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ

### اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے

ہمارے لئے تبلیغ کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ہمارے مبلغ ایک ملک میں سے گزر کر دوسرے ملک میں تبلیغ کے لئے جا رہے تھے۔ کہ اس ملک کے لوگوں نے ہمارے مبلغین کو کہا کہ آپ لوگ اتنی دور جا رہے ہیں۔ اور ہمارا ملک جو کہ آپ کے رستہ میں ہے۔ اس میں آپ تبلیغ نہیں کرتے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ہمارے ملک کو جو کہ رستہ میں ہے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اس سے دور آگے کے ممالک میں آپ تبلیغ کرتے ہیں۔ جب اس قسم کے متواتر کئی پیغام ہمارے پاس آئے۔ تو میں نے سمجھا۔ کہ ان لوگوں کے دلوں میں یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی گئی ہے۔ اور وہاں کے لوگوں کا خود مبلغ مانگنا اللہ تعالیٰ کی کسی خاص حکمت کے ماتحت ہے۔ چنانچہ ہم نے وہاں کی گورنمنٹ سے اپنے مبلغ کے داخلہ کی اجازت مانگی۔ لیکن گورنمنٹ نے ہمیں جواب دیا۔ کہ یہاں کے لوگ آپ کے مبلغ کے داخلہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ اس لئے اجازت نہیں دی جا سکتی۔ میں نے کہا چونکہ یہ خدائی تحریک ہے کہ وہاں کے غیر احمدیوں نے خود مبلغ کے بھجوانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اس لئے یہ جواب ہمارے لئے کافی نہیں۔ ہم نے ایک پاس کے ملک والے مبلغ سے خط و کتابت کی۔ کہ وہ اس دوسرے ملک کے کسی آدمی کو دین کے لئے

### زندگی وقف کرنے کی تحریک

کرے۔ تاکہ اس ذریعہ سے اس ملک میں تبلیغ کا راستہ کھل جائے۔ کیونکہ اسی علاقہ کے باشندوں کو گورنمنٹ داخل ہونے سے نہیں روک سکتی۔ چنانچہ کل ہی وہاں سے جواب آیا ہے۔ کہ ایک دوست نے اس کام کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ اور اس دوست نے قربانی کا نہائت اعلےٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ ان ممالک کا گزارہ پہلے ہی بہت مہنگا تھا۔ اور اب جنگ کی وجہ سے تو اور بھی مہنگا ہو گیا ہے۔ سفر ولایت میں جب ہم شام میں گئے۔ تو میرے ساتھیوں میں سے ایک نے اپنی قمیص دھونے کے لئے دھوبی کو دی۔ جب دھوبی قمیص دھو کر لایا۔ تو اس نے سوا روپیہ قمیص کی دھلائی مانگی۔ میرے ساتھی نے کہا تم قمیص ہی لے جاؤ۔ میں دھلائی نہیں دینا چاہتا۔ کیونکہ دھلائی قمیص کی اصل قیمت سے زیادہ ہے۔ چنانچہ وہ دھوبی قمیص لے کر چلا گیا۔ تو ان ممالک کے گزارے اس قدر گراں ہیں کہ ہندوستان کے اخراجات پر ان کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ باوجود ان باتوں کے اس دوست نے جو گزارہ اپنے لئے لکھا ہے۔ وہ

### نہائت قلیل

ہے۔ اس سے تو ہندوستان میں بھی گزارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ دوست نہ قادیان آئے۔ اور نہ ہی انہوں نے سلسلہ کی کتب کا کوئی مطالعہ کیا ہے۔ لیکن قربانی کا جو نمونہ اس دوست نے پیش کیا ہے۔ اس پر رشک آتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ میں اپنی زندگی وقف کرتا ہوں۔ میں اپنا کام چھوڑ کر قادیان تعلیم کے لئے آنے کو تیار ہوں۔ میری دو بیویاں اور (دو مائیں) اور بچے ہیں۔ ان کے گزارہ کے لئے مجھے صرف اتنی اجازت دی جائے کہ میں

### قادیان میں کچھ کام کر کے

ان کو گزارہ بھجوا سکوں۔ اور گزارے کی رقم جس کے لئے انہوں نے کام کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ وہ بیس روپے لکھی ہے۔ وہ انگریزی درزی ہیں۔ اور کٹنگ کا کام کرتے ہیں۔ ہم نے ان کو لکھا ہے۔ کہ ہم آپ کو اور آپ کے بیوی بچوں کو بھی گزارہ دینگے آپ قادیان آ جائیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف اللہ تعالیٰ دینی کاموں میں ہماری مدد فرماتا ہے۔ بلکہ اپنے فضل سے

### نئے نئے ملک

ہمارے سامنے پیش کر رہا ہے۔ کہ ان میں بھی تبلیغ کرو۔ ہمارے جو مبلغ سپین میں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے وہاں سے لکھا ہے۔ کہ جو لوگ عربی ممالک کے یہاں آتے ہیں۔ وہ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ عیسائی ملکوں میں تو تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ہمارے ملکوں میں تبلیغ نہیں کرتے۔ گویا ہمارے ایک ایک ملک کے مبلغوں سے دوسرے ملکوں کے لوگ ہماری جماعت کے متعلق علم حاصل کرتے ہیں اور پھر وہ

### مبلغین کا مطالبہ

شروع کر دیتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اور خدائی ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے تبلیغی پروگرام کو زیادہ وسیع کرنا چاہتا ہے۔ اور مبلغین جتنے زیادہ ہوتے جائینگے۔ اتنا ہی جماعت پر بوجھ بڑھتا جائے گا۔ ہمیں مبلغ حاصل کرنے کے لئے مدارس میں زیادہ طلباء کو داخل کرنا پڑے گا۔ ان کو بھی وظائف دینے ہونگے۔ اور پھر نئے نئے مشن کھولنے کے اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ لیکن ان اخراجات کو دیکھ کر میں گھبراتا نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ

### اللہ تعالیٰ کی آواز

کو سنکر کافر کے سوا کوئی پیچھے نہیں رہ سکتا۔ اور اس شخص سے زیادہ شقی اور بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ملاقات کے لئے بلایا۔ اور وہ پیچھے بیٹھا رہا۔ اس کے کانوں میں اللہ تعالیٰ کی آوازیں آئیں۔ لیکن وہ اپنی غفلت سستی اور بخل کی وجہ سے

### اللہ تعالیٰ کی ملاقات

سے محروم ہو گیا۔ پس یہ امتحان کا وقت ہے۔ ہر صبح اور ہر شام بلکہ ہر منٹ اور ہر سیکنڈ ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کر کے اپنے گھروں کو اسکی برکتوں اور فضلوں سے بھر لیں۔

---

# سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی

## مجلس علم و عرفان

### عورتوں کے حقوق کی نگہداشت

قادیان ۱۴ ماہ صلح آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے

فرمایا۔ آج میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جہانتک انسانیت کا سوال ہے۔ عورت اور مرد کے جذبات اور احساسات ایک ہی قسم کے ہیں۔ بعض چھوٹی چھوٹی غلطیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے نتیجہ میں انسان بڑے بڑے امور میں ٹھوکر کھا جاتا ہے اور کچھ کے کچھ خیالات اور توہمات میں پڑ جاتا ہے۔ ان میں سے ایک امر جس کو میں بیان کرنے لگا ہوں عورت کے حقوق سے متعلق ہے۔ قرآن کریم نے اس نکتہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے فرمایا ہے یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا کہ اے انسانو! تم سب کو ہم نے ایک نفس سے پیدا کیا۔ اور ایک ہی جوہر سے تمہاری زوج یعنی عورت کو پیدا کیا ہے۔ جہانتک انسانی فطرت کا سوال ہے اس میں عورت کی تخلیق بھی ویسے ہی ہوئی ہے جیسے مرد کی۔ خلق منھا زوجھا کے الفاظ میں اس نکتہ کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ عورت اور مرد کے جوہر میں کوئی فرق نہیں۔ جیسی عورت کی فطرت اور خواہشات ہیں ویسے ہی مرد کی۔ اس لئے جیسے حقوق مرد کے ہیں۔ ویسے عورت کو بھی ملنے چاہئیں۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ تمام انسانوں کو صرف ایک انسان سے پیدا کیا ہے کیونکہ اس میں تو کوئی حکمت کی بات معلوم نہیں ہوتی۔

مگر افسوس ہے کہ عرصہ دراز سے عورت کو اس کے فطری حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی۔ چنانچہ اسی لئے آئے دن وہاں عورتوں کی طرف سے مردوں کے خلاف بغاوتیں ہوتی رہتی ہیں کیونکہ فطرت انسانی لمبی غلامی اور دیرینہ ظلم کے بعد آزادی اس کے مقابلہ کے لئے کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور بغاوت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اچھوتوں اور مزدوروں کی بغاوتیں اسی ظلم کا نتیجہ ہیں جو آئے دن ہوتی رہتی ہیں۔ مگر جہانتک انسانی ضروریات کا سوال ہے وہ اچھوتوں کے بغیر بھی ہو سکتی ہیں۔ اور مزدوروں کے بغیر بھی دنیا کے کاروبار چل سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ میں نہ ہی اچھوت ہوتے ہیں اور نہ ہی زیادہ مزدور اور لوگ اپنے کام کرتے ہی رہتے ہیں۔ مگر عورتوں کی بغاوت سے دنیا کا کاروبار ہی بند نہ ہو۔ بلکہ ساری دنیا ہی ختم ہو جائے۔ ذرا اس بغاوت کا تصور تو کر کے دیکھئے کتنا بھیانک ہے کہ جب عورتیں مردوں کے خلاف بغاوت کرنے کے لئے کھڑی ہو جائیں۔ بچے پیدا کرنے سے انکار کر دیں۔ تو یہ دنیا کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ لازماً اس کا نتیجہ نسل کشی اور بدکاری ہوگا۔ پس جس ظلم کے اتنے خطرناک نتائج نکلنے والے ہوں اسے روا رکھنا سخت حماقت ہے۔ آپ لوگوں کو عورت کے حقوق کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ اور نیکی کے کاموں میں جس طرح مردوں کی شمولیت لازمی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی موقعہ دینا چاہئے۔ مجھے ایک عورت کا خط موصول ہوا جس میں اس نے لکھا ہے کہ میرا خاوند مجھے علیحدہ چندہ دینے نہیں دیتا۔ وہ کہتا ہے کہ میرے چندہ میں تم بھی شریک ہو۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ جس طرح مرد کی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ اپنے ہاتھ سے نیکی کرے اسی طرح عورت کی فطرت بھی اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ خود نیکی بجا لا کر اپنے لئے ثواب کمائے۔ نیکی سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔ جب تک ہر شخص خود نہ کرے اس کے دل کی صفائی کس طرح ہو سکتی ہے جس طرح نماز دوسرے کی طرف سے نہیں پڑھی جا سکتی۔ اسی طرح چندہ بھی دوسرے کی طرف سے نہیں دیا جا سکتا۔ پس آپ لوگوں کو عورتوں کو بھی چندوں وغیرہ میں شمولیت کا موقعہ دینا چاہئیے۔ تاکہ ان کی فطرت کا تقاضا بھی پورا ہوتا رہے۔ صرف چندہ ہی نہیں یہ تو مثال کے طور پر میں نے بیان کیا ہے۔ ہر شعبہ حیات میں عورت کو برابر کا شریک سمجھنا چاہئیے۔ اور اسے اس کے حقوق دینے چاہئیں۔ مرد کے حقوق کو جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ الرجال قوامون علی النساء اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد کو گھریلو معاملات میں ڈیٹو پاور کا درجہ حاصل ہے۔ جب میاں بیوی میں اختلاف کی صورت پیدا ہو جائے۔ تو اس وقت مرد کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ لیکن جب اختلاف بڑھ جائے اور مرد ڈیٹو پاور کا ناجائز استعمال کرے تو عورت کو عدالت کی رو سے اپنے حقوق لینے کی اجازت ہے۔ پس میں مردوں اور خصوصاً نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کہ وہ عدل قائم کریں۔ اور اسلام کے راستہ میں دیوار حائل نہ کریں۔

منیر احمد خان ہنس

## اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تمہارے لئے قربانیاں کرنیکا یہی موقعہ ہے

### آگے بڑھو اور اپنے مالوں کو راہ خدا میں قربان کر دو

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ فرمودہ ۱۷ جنوری بذریعہ اخبار الفضل مورخہ ۳۰ جنوری آپ کے پیش ہو چکا ہے۔ آج ۳۱ جنوری کا تازہ خطبہ جو تحریک جدید کے وعدوں کے متعلق ہے آپ کے پیش ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ حضور کا ایک ارشاد آپ کے پیش کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے فرمایا:-

"جہانتک تحریک جدید کے کاموں کے چلانے کا سوال ہے جماعت نے اس معاملہ میں بےنظیر قربانی پیش کی ہے۔ اور ہر قربانی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان کو آئندہ اس سے بڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہوتی ہے جو پھولتا پھلتا اور بار بار پھل لاتا ہے۔ اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے قبول کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہئیے کہ آئندہ اسے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کرنے کی توفیق ملے"

"جن کو قربانی میں بڑھنے کی توفیق نہیں ملی۔ ان کو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ جھکنا چاہئیے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی سستیوں اور کمزوریوں کو دور کرے۔ اور قربانیوں میں قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے"

"دور اول والوں کے انیس ۱۹ سالہ دور میں سے بارہ سال گذر چکے ہیں۔ بارہ سال قربانی کرنے کے بعد سستی کرنا ایک افسوسناک امر ہے گویا باسٹھ فی صدی زمانہ گذر چکا ہے۔ زیادہ رستہ طے ہو چکا ہے۔ اور تھوڑا رستہ باقی ہے۔ اب سست ہونے کی کوئی وجہ نہیں"

پس دفتر اول کے مجاہدوں کو پیچھے ہٹنے کا کوئی موقعہ نہیں۔ بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ تیرھویں سال میں اپنی وہ قربانی پیش کریں جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہے۔ ان کا وعدہ گذشتہ سالوں سے بڑھ چڑھ کر ہونا چاہئیے۔ کیونکہ ان کی گذشتہ قربانی کے قبول ہونے کا یہی ثبوت ہے۔

کچھ دوست ایسے ہیں جن کی آمدنی تو خدا کے فضل سے معقول ہے۔ مگر ان کی قربانی کا حصہ ان کی آمد خداداد کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اس لئے ایسے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی آمد کے مقابلہ میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کو اب اپنی تبلیغی مرکزی سکیم کے کامیاب کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو اپنے حوصلہ کے مطابق قربانی نہیں کرنی چاہئیے۔ بلکہ دین کی ضرورت کے مطابق قربانی کرنی چاہئیے۔ پس جماعتوں کے احباب اور وہ جو براہ راست وعدہ کرتے ہیں وہ نہیں تیرھویں سال کے وعدے جلد جلد نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ دس فروری سے پہلے پہلے اپنے مقدس امام کے حضور براہ راست پیش کرنے چاہئیں جن جماعتوں نے پہلے نامکمل فہرست ارسال کی ہے۔ وہ اب اپنی بقیہ فہرست بھیج کر اسے مکمل کر لیں جنہوں نے ابھی تک پہلے فہرست نہیں بھیجی وہ اب فوری توجہ کر کے اپنی مکمل فہرست ارسال فرمائیں۔ اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب تو حضور کا یہ ارشاد پڑھتے ہی اپنا وعدہ لکھ کر حضور کی پیش کر دیں۔ تا دس فروری سے پہلے ان کا وعدہ پیش حضور ہو جائے۔

وکیل المال تحریک جدید

# حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفرِ کشمیر

## (۳)

(تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)

اسی طرح مسیحی تاریخوں میں دوسرے حواریوں کے تبلیغی سفروں کے حالات بھی محفوظ ہیں مگر ان میں حضرت عیسیٰ کے دمشق کے بعد کے سفروں کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ نقص اور یہ خلا اہل اسلام۔ اہل فارس۔ اور اہل ہندوستان کی قدیم روایات سے جو کسی زمانہ میں زبان زد خلائق تھیں ہور اب تحریر میں قلمبند ہیں پورا ہوتا ہے۔ ان روایتوں سے جن کے بیان کرنے والے مختلف جگہوں کے اور مختلف قوموں اور مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے تبلیغی سفر کی مختلف منزلوں کا پتہ واضح طور پر چلتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مشہور تصنیف "مسیح ہندوستان میں" بعض ایسی روایتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اور ان سے اخذ کر کے حضرت عیسیٰ کے سفر کی مختلف منزلیں ایک نقشہ کی صورت میں دکھلائی ہیں۔ جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ وہ واقعہ صلیب کے بعد گلیل اور طبریہ اور وہاں سے دمشق اور دمشق سے نصیبین اور نصیبین سے فارس۔ اور افغانستان کے راستہ پنجاب میں اور پنجاب سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے۔

جن روایات سے آپ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ ان میں سے ایک روایت روضۃ الصفاء کی ہے۔ جو مشہور تاریخی کتاب ہے۔ اور فارسی زبان میں ہے۔ اور ۱۲۷۰ھ میں لکھی گئی۔ روضۃ الصفاء کے مصنف محمد خاوند شاہ نے حضرت عیسیٰ کی بیت المقدس سے ہجرت کا عنوان قائم کر کے لکھا ہے۔ "چوں یہود حضرت نبوی را تکذیب نمودہ از شہر اخراج کردند عیسیٰ با مریم روئے براہ نہادند" (صفحہ ۱۲۹) اور پھر انہوں نے ایک دوسرا عنوان حضرت عیسیٰ کا نصیبین کی طرف جانے کا قائم کیا ہے۔ اور یہ لکھا ہے۔ "ارباب اخبار گفتہ اند کہ در زمان عیسیٰ بادشاہ بود در ولایت نصیبین لغایت در رحبہ متکبر و جبار حضرت نبوی بدعوت او مامور شدہ متوجہ نصیبین گشت ملک نصیبین بالشکرہ تو ابع او مایا جملہ بعیسیٰ ایمان آوردند۔" یعنی جب یہود نے حضرت عیسیٰ کی تکذیب کی۔ اور انہیں شہر سے نکال دیا۔ تو وہ مریم کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ان کے زمانہ میں نصیبین کے صوبہ میں ایک متکبر جبار بادشاہ تھا۔ حضرت عیسیٰ کو اسے دعوت حق پہنچانے کا حکم ہوا۔ تو وہ نصیبین پہنچے آخر ان کی تبلیغ سے وہ بادشاہ اور اس کی فوج اور اس کے حوالی موالی اور تمام رعایا آپ پر ایمان لے آئے۔ اس کتاب میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ علاوہ حضرت مریم کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ توما۔ یعقوب اور شمعون حواری بھی تھے۔ اور پھر اس کتاب میں یہ بھی ہے "و عیسیٰ مہر سکوت بر دہان بہ نہادہ باہم طے منازل و مراحل مے نمودند" (دیکھیں ازص ۱۴۷ تا ۱۴۹) یعنی حضرت عیسیٰ خاموشی کی مہر اپنے منہ پر لگا کر اسی طرح اکٹھے سفر کی منزلیں اور مرحلے طے کیا کرتے تھے۔ اس تعلق میں وہ اسلامی روایت بھی نہایت قیمتی ہے۔ جو کنز العمال میں جلد دوم صفحہ ۳۴ پر حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ گو اس روایت میں حضرت عیسیٰؑ کا کسی خاص مقام پر جانے کا ذکر نہیں۔ مگر اس سے خفیہ سفروں کی حقیقت کا علم ضرور ہوتا ہے۔ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں

اوحی اللہ الی عیسیٰ ان یا عیسیٰ انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف فتوذی یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی۔ کہ تو نقل مکانی کر مبادا تو پہچانا جائے۔ اور تجھے دکھ دیا جائے۔

روضۃ الصفاء کے بیانات سے چار باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ حضرت عیسیٰ کی جس ہجرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ ہجرت وہی ہے۔ جو یہودیوں سے ناامید ہو کر آپ نے اختیار کی۔ (دوئم) آپ نصیبین میں پہنچے۔ (سوئم) اس سفر میں آپ کے ساتھ آپ کی والدہ یعقوب توما۔ اور شمعون حواری بھی تھے۔ (چہارم) یہ کہ آپ نے اور آپ کے حواریوں نے وہاں تبلیغ بھی کی۔ اور بہت سے لوگ آپ پر ایمان لائے۔

یہ امر کہ نصیبین میں اس وقت بنی اسرائیل کے قبائل آباد تھے۔ زمانہ قدیم کے مشہور یونانی سیاح اور مؤرخ جوزی فس کی روایت سے تصدیق پاتا ہے۔ اس سیاح کی کتاب جزو اٹھائیس فصل ۹ کے شروع میں لکھا ہے۔ کہ ان یہودیوں پر جو جزیرہ عراق خصوصاً وہ جو بابل میں تھے ایک نہایت ہی افسوسناک آفت برپا ہوئی جس سے ساری قوم نیروا اور نصیبین کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہوئی۔ وہاں کے جنگجو باشندوں کی مدد سے ان کو پناہ ملی۔ اور وہ وہاں آباد ہوئے رہے۔ اس کا ترجمہ مسٹر وسٹن Whiston نے انگریزی زبان میں کیا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب ۱۸ جزو ۹ (۱-۸)

جوزی فس کی اس شہادت سے روضۃ الصفاء کے مصنف کے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کا اپنے بعض حواریوں سمیت نصیبین میں جانا اور وہاں یہود کو تبلیغ کرنا درحقیقت اسی طے شدہ تبلیغی پروگرام کے مطابق تھا جو واقعہ صلیب کے بعد گلیل کی پہاڑیوں میں بحیرہ طبریہ کے کنارے پر کیا گیا۔ بلاد فارس اور ہندوستان کے شمالی حصوں میں حضرت عیسیٰ کے پہنچنے کا ذکر بدھ مذہب کے قدیم صحیفوں اور نوشتوں میں ملتا ہے ان نوشتوں کا علم غالباً سب سے پہلے روسی سیاح نوٹو وچ کو ۱۸۸۷ء میں ہوا جب اس نے لداخ۔ لاسہ اور ہمس کی سیر و سیاحت کی۔ اس سیاح نے مسیح کی "نامعلوم زندگی" کے عنوان سے بدھ مت کے بعض قدیم نوشتوں کے اقتباسات نقل کئے ہیں۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ان ملکوں میں آنے کا ذکر موجود ہے۔ ان نوشتوں سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے تبلیغی سفر کی آخری منزل کشمیر کا علاقہ تھا۔ اس کتاب کا انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہوا ہے۔ اور اس کا نام "The UNKOWN LIFE OF JESUS" ہے۔ یعنی مسیح کی نامعلوم زندگی

بدھ مذہب کے ان قدیم نوشتوں میں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ مسیح فارس سے بھی گذرے۔ اور وہاں کاہنوں نے ان کی مخالفت کی۔ کاہنوں نے لوگوں کو منع کر دیا کہ کوئی ان کی بات نہ سنے اور ان میں یہ بھی لکھا ہوا ہے۔ کہ ہندوستان کے برہمنوں نے بھی حضرت عیسیٰؑ کی مخالفت کی۔ اور یہ کہ کشمیر اور تبت کے باشندوں کی قوموں میں جو گوتم بدھ کے پیرو تھے۔ حضرت عیسیٰ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا اور انہیں ان کے درمیان قبولیت حاصل ہوئی۔

روسی سیاح یہ کہتا ہے۔ کہ جو نوشتے ان کو ہمس کے معبد میں دکھلائے گئے۔ اور ان کا ترجمہ سنایا گیا۔ واقعات کے لحاظ سے ان کی ترتیب غلط ملط ہے۔ ہمیں اس وقت ان نوشتوں میں مندرجہ واقعات کی ترتیب کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اس قدر ثابت کرنا مقصود ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کا کشمیر اور اس کے اردگرد کے علاقہ جات میں آنا ان نوشتوں سے ثابت ہے۔ اور عیسائی کلیسا کی تاریخ سے ابھی بتلایا جا چکا ہے۔ کہ توما حواری بھی فارس اور ہندوستان کے شمال مغربی جہات میں تبلیغ کے واسطے آئے۔

یہاں طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ اور توما حواری نے یہ دور دراز کا سفر کیوں اختیار کیا۔ اگر بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں ان جگہوں میں تھیں اس سوال کا جواب نہایت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس تبلیغی پروگرام کو مدنظر رکھیں جو واقعہ صلیب کے بعد گلیل کی پہاڑیوں میں طے کیا گیا۔ اس پروگرام کا اہم مقصد یہ تھا کہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو ڈھونڈ کر ان کو راہ راست پر لایا جائے موجودہ زمانہ کے علماء کی تحقیق نے بغیر کسی شک و شبہ کی گنجائش کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ افغانستان۔ ہزارہ کشمیر میں بسنے والی اقوام کا بیشتر حصہ اسرائیل النسل ہے۔ یہ لوگ ان اسرائیلی مہاجرین کی نسل میں سے ہیں جو پہلے آشوریوں کلدانیوں اور بابلیوں کی قید و بند میں رہے۔ پھر وہاں غلامی کی مشقت اور مظالم کی تاب نہ لا کر میدیا اور فارس میں آ گئے اور یہاں کچھ عرصہ بودو باش رکھنے کے بعد ایرانیوں کے مظالم کے تختہ مشق بنے۔ اور پھر یہاں سے مشرقی علاقوں کی طرف کوچ کرتے ہوئے رفتہ رفتہ افغانستان کشمیر اور اس کے آس پاس کے پہاڑوں میں پناہ لی اور یہاں زمانہ دراز کے سیاسی اور مذہبی انقلابات نے ان پر ایسا پردہ ڈالا۔ کہ یہ نیوں اور بیگانوں کو بھی بھول گیا۔ وہ یہاں پر کس طرح پہنچے۔ ہمارے زمانہ کے محققین نے افغانوں۔ ہزارہ والوں اور کشمیریوں کی روایات کی اچھی طرح جستجو کی ہے۔ ان کے پرانے کتبوں اور سکوں اور دیگر آثار قدیمہ کو دیکھا۔ ان کی زبان کا بھی مطالعہ کیا۔ ان کی قدیم رسوم عادات اور ان کے مذہبی تہواروں کا جائزہ لیا ان کی شکل و شباہت ان کی طرز معاشرت سے ان کے

(باقی دیکھو صفحہ ۸ کالم ۴ پر)

# وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۲۴۶ :- منکہ خوشی محمد ولد میاں الہ دتا صاحب مرحوم قوم ماورا اچپوت پیشہ کے حجام عمر ۲۸ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن راولے کے ڈاکخانہ میرک پور ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ صرف مزدوری پیشہ حجام پر گزارہ ہے جو ششماہی ۹۰/- روپے اور سالانہ ۱۸۰/- روپے ہوجاتا ہے۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ مرنے کے بعد جسقدر [illegible] اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سالانہ آمدنی ۱۸۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ العبد: خوشی محمد موصی نشان انگوٹھا گواہ شد: علم دین سکرٹری مال۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۸۴۶ :- منکہ رشیم بی بی بیوہ ولی محمد صاحب قوم جٹ عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن کھینی بانگو ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ پانچ کنال زمین جسے خاوند کی تھی۔ اسمیں شرعی حصہ مجھے ملتا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور بھی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیور کوئی نہیں۔ الامتہ: رشیم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: سکندر علی گواہ شد: جسمعلی حقیقی چچا خاوند موصیہ۔ گواہ شد: علی محمد صحابی دموصی انسپکٹر وصایا

نمبر ۹۸۳۷ :- منکہ جنت بی بی عرف جیجو بیوہ نتھو صاحب قوم تیلی عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن [illegible] ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد [illegible] کوئی نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: نشان انگوٹھا جنت بی بی موصیہ گواہ شد: [illegible] امیر جماعت احمدیہ [illegible]۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔



## اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج درجہ اول بھیرہ

دعویٰ یا اپیل مقدمہ ۲۵۵/۴۶

میاں غلام حبیب ولد میاں کمدین پراچہ سکنہ بھیرہ

بنام عبدالرحیم وغیرہ جسکی رو سے بنام فضل احمد معروف فضل محمد ولد حافظ غلام رسول دکیتان سلطان احمد ولد فضل احمد معروف فضل محمد اقوام جالپ اچپوت موضع خیر دکوٹ تحصیل بھلوال

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی بالا مذکور تعمیل سمن دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام بالا مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر بالا مذکور تاریخ ۲/۴/۴۷ کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی آج بتاریخ ۲۲/۱/۴۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

## اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عزیز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج درجہ اول بھیرہ

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۱۲۱

ویننٹ ضمنی کار بار سود سردار کھگوان سنگھ

بنام لعل چند گو بند رو ئے۔

جسکی رو سے بنام لعل چند ولد بھگوان داس ذات برہمن سکنہ موضع رتو چھ پر تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی لعل چند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام لعل چند مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر بالا مذکور تاریخ ۲۰/۲/۴۷ کو مقام بھیرہ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲/۱/۴۷ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

## اعلان نکاح

عزیزہ سعیدہ بیگم بنت حکیم عطاء اللہ صاحب ساکن اوڑ ضلع جالندھر کا نکاح بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر عزیزم محمد امین ولد حکیم محمد عبداللہ صاحب ساکن ڈھیساں کا منہ ضلع جالندھر کے ساتھ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے ۳۰/۱۲/۴۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار حکیم طفیل محمد

## نارتھ ویسٹرن ریلوے
### سروس کمیشن لاہور

سٹورز ڈیپارٹمنٹ مغلپورہ میں آفس کلرکس کلاس II گریڈ II کی تین عارضی آسامیوں کو جو مسلمانوں کے لئے ریزرو ہیں پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۲ قابل امیدواروں (۹ مسلمان ایک اینگلو انڈین یا ہندوستان میں مقیم یورپین ایک سکھ پارسی یا ہندوستانی عیسائی اور ایک غیر مخصوص) کے نام فہرست انتظاریہ پر رکھے جائینگے

تنخواہ :- ۴۰/- روپیہ ماہوار عارضی طور ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ کے سکیل میں معہ مہنگائی اور دیگر الاؤنس کے جو قواعد کے مطابق دئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سستے نرخوں پر اشیائے خوردنی خریدنے کی رعایت حاصل ہوگی۔ اینگلو انڈین اور ہندوستان میں مقیم یورپین کو کم از کم ۵۵/- روپے ماہوار تنخواہ اور الاؤنس دیئے جائینگے

معیار قابلیت :- کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں کیا جاتا ہے جونیئر کیمبرج یا اسکے برابر کا کوئی امتحان پاس ہو عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹ کی صورت میں ۳۰ سال پسماندہ اقوام کیلئے عمر کی حد ۳ سال اور بڑھائی جا سکتی ہے۔ سابقہ فوجی آدمی ۴۰ سال کی عمر تک اہل سمجھے جائیں گے

درخواستیں مجوزہ فارموں پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں ملسکتے ہیں سیکرٹری نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن ۴۴ لارنس روڈ لاہور کے نام آنی چاہئیں۔ درخواستیں وصول کرنیکی آخری تاریخ ۲۸ فروری ہے مکمل تفصیلات کیلئے اپنے پتہ کا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیجکر سیکرٹری کو لکھیں۔

## نارتھ ویسٹرن ریلوے
### سروس کمیشن لاہور

لاہور ڈویژن میں ٹائپسٹ کلاس II گریڈ II کی تین عارضی آسامیوں جن میں دو مسلمانوں کے لئے ریزرو ہیں کو پُر کرنے کے لئے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ اسکے علاوہ دو قابل مسلمان امیدواروں کے نام فہرست انتظاریہ پر رکھے جائینگے تنخواہ ۴۰/- روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ روپیہ کے گریڈ معہ مہنگائی و دیگر الاؤنس ہائے کے جو قواعد کے مطابق دئے جاتے ہیں اس کے علاوہ سستے نرخوں پر اشیاء خوردنی خریدنے کی رعایت حاصل ہوگی

معیار قابلیت :- کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا میٹرکولیشن سیکنڈ ڈویژن اگر نتائج کا اعلان ڈویژن میں کیا جاتا ہے) جونیئر کیمبرج یا اسکے برابر کا امتحان پاس ہو۔ نیز امیدواروں کی پچ سسٹم سے ٹائپ کرنیکی کم از کم رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہونی چاہئیے

عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجوایٹ کیلئے ۳۰ سال۔ پسماندہ اقوام کی صورت میں بڑی عمر کی میعاد ۳ سال اور بڑھائی جا سکتی ہے سابقہ فوجی آدمی ۴۰ سال کی عمر تک اہل سمجھے جائینگے

درخواستیں مجوزہ فارموں پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے اسٹیشنوں سے ایک روپیہ میں ملسکتے ہیں سیکرٹری نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن ۴۴ لارنس روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال کرنی چاہئیں۔ درخواستیں وصول کرنیکی آخری تاریخ ۲۸ ؍۲ ہے

مکمل تفصیلات کیلئے اپنے پتہ کا ٹکٹ لگا ہوا لفافہ بھیجکر سیکرٹری کو لکھیں۔

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**لنڈن** ۳۰ جنوری:- تمام انگریز عورتوں اور بچوں اور غیر ضروری شہریوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ چند دنوں کے اندر اندر فلسطین خالی کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اگلے منگوار کو یہ حکم نافذ کر دیا جائیگا۔ یہ تحریک دہشت پسند یہودیوں کے خلاف فیصلہ کن مہم جاری کرنے کا پیش خیمہ معلوم ہوتی ہے۔

**نئی دہلی** یکم فروری:- آل انڈیا سٹیٹس پیپلز کانفرنس کا آئندہ اجلاس ۱۵ اپریل کو گوالیار میں منعقد ہوگا۔

**دہلی** یکم فروری:- آج مولانا آزاد کی تعلیم گاہ پر قوم پرست مسلمان لیڈروں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں سندھ جمعیت، جمعیۃ العلماء، خاکسار، مجلس مومنین اور مسلم مجلس کے نمائندوں نے شمولیت کی۔ اجلاس میں ایک مشترکہ پالیسی اختیار کرنے پر غور کیا گیا۔

**لاہور** یکم فروری:- حکومت پنجاب نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ جمعہ کے روز جمعہ کی رپورٹ نہ ہوئیں کچھ زیادہ سرگرمی کی علامتیں نظر آتی تھیں۔ شہر میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ اور اس کا ایک اجلاس شروع ہوا جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ کوئی باقاعدہ گرفتاری نہ کی گئی۔ چند اشخاص کو زیر حراست لیا گیا۔ مگر جلد ہی رہا کر دیا گیا۔ دوسرے اضلاع سے اطلاعات مظہر ہیں کہ ۳۰ جنوری کو صورت حالات کافی حد تک بہتر ہو گئی۔

**روم** یکم فروری:- بحیرہ روم کے اتحادی سپریم کمانڈر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی میں اتحادی کمیشن ختم کر دیا گیا ہے۔ سپریم کمانڈر نے اٹلی سے تمام برطانوی اور امریکن فوجوں کو ہٹانے کی سکیم کو منظور کر لیا ہے۔

**رنگون** یکم فروری:- جنرل اونگ سان نے اہل برما سے اپیل کی ہے کہ وہ برطانیہ اور برما کے معاہدہ کو منظور کر لیں۔ آپ نے مزید کہا اس معاہدہ کی بنیاد پر برما کو آزادی حاصل ہو جائیگی۔

**دہلی** یکم فروری:- منو ئی میں برطانوی قونصل سے آمدہ اطلاعات مظہر ہے۔ کہ ہنوئی کے ضلع انڈوناکٹ میں بسنے والے ہندوستانیوں کو صحیح وسلامت نکال لیا گیا ہے۔ اس مقام پر کچھ دنوں سے جنگ جاری ہے۔

**لاہور** یکم فروری:- محکمہ انہار پنجاب کے چپڑاسیوں نے

جن کی تعداد تین ہزار کے قریب ہے آج ہڑتال کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے اضافہ تنخواہ اور بعض اور مراعات کیلئے مطالبات پیش کئے تھے۔ مگر حکومت پنجاب انہیں پورا کرنے سے قاصر رہی ہے۔

**لنڈن** یکم فروری:- ایرانی وزیر اعظم قوام السلطنت نے چار بڑی حکومتوں کو ایک یادداشت ارسال کر کے مطالبہ کیا ہے کہ جرمنی کے ساتھ میثاق صلح کی جو بات چیت ہونے والی ہے۔ اس میں ایران کو بھی شامل کیا جائے نیز ایران کو جرمنی سے تاوان جنگ

**لنڈن** ۳۰ جنوری:- مسٹر ولیم جان میک کیل کو آج ڈیوک آف گلوسٹر کی جگہ آسٹریلیا کے گورنر جنرل مقرر کر دیا گیا۔ ان کی عمر اس وقت ۵۶ سال ہے۔

**بمبئی** یکم فروری:- آج صبح مشرقی دادر اور لوئر پریل کے علاقوں میں خنجر زنی کی دو وارداتیں ہوئیں۔

**لنڈن** ۳۰ جنوری:- ملک معظم اور ملکہ معظمہ آج دوپہر کو ظہرانہ تناول کرنے کے بعد جنوبی افریقہ روانہ ہونے کے لئے قصر بکنگھم سے روانہ ہو گئے۔ شاہی قافلہ کل صبح پورٹسماؤتھ

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

### تحریک جدید کے مجاہدین اور جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چونکہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے وعدہ کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ فروری قریب آرہی ہے۔ اس لئے جن احباب اور جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے نہیں بھجوائے گئے وہ فوراً وعدے بھجوا دیں

دے دیا جائے۔

**لائلپور** یکم فروری:- گزشتہ شب زرعی کالج میں آگ لگ گئی۔ اس کی ابتدا کالج کے ہال سے ہوئی۔ اس سے ذرا پہلے اس ہال میں ڈرامہ ختم ہوا تھا۔ کئی لاکھ روپیہ کی جائداد جس میں بیش قیمت کتابیں بھی شامل تھیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئیں۔ سبب معلوم نہیں ہو سکا۔

**لنڈن** ۳۱ جنوری:- لنڈن (ڈھنی) کی مسجد احمدیہ کے امام چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے پرسوں اعلان کیا کہ میں نے یہاں برمی وفد کے رئیس جنرل اونگ سان کے ساتھ بات چیت کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ برما میں احمدی مبلغوں کا مشن اپنی سرگرمیاں پھر جاری کر دے گا۔ جو جنگ کی وجہ سے کسی حد تک کم ہو گئی تھیں۔

میں جہاز پر سوار ہو جائے گا۔ اور ۱۷ فروری کو کیپ ٹاؤن پہنچ جائیگا۔

**پشاور** ۳۱ جنوری:- مسٹر جسٹس کلارک نے مالاکنڈ کے پولیٹیکل ایجنٹ پر عائد شدہ الزامات کے متعلق محکمانہ تفتیش شروع کر دی ہے۔ جو واقعات پنڈت نہرو کے دورہ سرحد کے سلسلہ میں ہوئے۔ ان سب کی ذمہ داری نواب محبوب علی خان پولیٹیکل ایجنٹ پر ڈالی گئی ہے۔ آج صرف دو گواہوں کی گواہیاں ہوئیں۔

**دی ہیگ** یکم فروری:- انڈونیشیا کی ڈچ فوج کے ایک افسر اعلیٰ نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ اگر انڈونیشیا کے فوجی حکام کے ساتھ مذاکرات ناکام بھی ہو گئے۔ تو امن قائم کرنے کے لئے سمندر پار کی ڈچ فوجیں کافی ہوں گی

**لاہور** یکم فروری:- چپڑاسی یونین لاہور کا سالانہ اجلاس ۹ فروری کو وائی۔ ایم۔ سی

ہال میں ہوگا۔ راجہ نانک جنگ بہادر سنگھ ایڈیٹر ٹربیون صدارت کریں گے۔ اور لالہ بھیم سین سچر کے علاوہ کئی اور معززین تقاریر کریں گے۔

**جموں** یکم فروری:- حکومت کشمیر جو اہم اقدامات کرنے والی ہے۔ ان میں سے ایک گلگت کی واپسی کا مطالبہ بھی ہے ایک معاہدہ کی رو سے گلگت ۶۰ سال تک اقتدار برطانیہ کے تحت رہنے پر مجبور تھا لیکن اب ساٹھ سال ختم ہونے پر حکومت کشمیر اس کا مطالبہ کرے گی۔

**نئی دہلی** یکم فروری:- حکومت ہند نے ۴۷-۱۹۴۶ء کی کپاس کی پیداوار اور اس کی کھپت کے اندازہ کے مطابق کپاس کی برآمد کی پالیسی پر نظر ثانی کر کے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جنوری اپریل ۱۹۴۷ء تک کپاس کی ۵ لاکھ گانٹھیں برآمد کی جائیں گی۔

## بقیہ صفحہ ۵

لباس و پیراہن۔ ان کے گھروں کی ساخت۔ ان کی کھیتی باڑی۔ گلہ بانی اور باغبانی کے طریقوں اور ان کی بستیوں اور شہروں اور ان کے پہاڑوں اور وادیوں اور ان کے خاندان اور قبیلوں کے ناموں کا مقابلہ ان کے اصلی وطن فلسطین اور شام کی بستیوں شہروں پہاڑوں اور وادیوں کے ناموں سے مقابلہ کیا کھنڈرات سے برآمد شدہ سکوں کو بھی خرید مزید برآں قدیم یونانی سیاحوں کی آراء کا بھی مطالعہ کیا۔ تورات و اناجیل کے صحیفوں اور یہودی تواریخ کی ورق گردانی کی۔ اور ان کے ہمسایہ غیر اقوام کی روایتوں کو بھی دیکھا غرض ان تمام باتوں کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرنے کے بعد موجودہ محققین نے اس بات کا یقینی فیصلہ کیا ہے۔ کہ افغانستان کے شمالی مغربی پہاڑوں میں بسنے والی قومیں بنی اسرائیل وہی کھوئی ہوئی بھیڑیں ہیں۔ جو جورو جفا اور ظلم و ستم کا تختہ مشق بنتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ دھکے کھاتے ہوئے یہاں پہنچے۔ اور آخر انہیں ان جگہوں میں پناہ ملی۔ (باقی)